الدرس الثالث
القبر

تیسرا درس
قبر

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "جب بندہ قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اُس کے اہل تعلق چھوڑ کر جارہے ہوتے ہیں تو مردہ لوگوں کے جوتوں کی آواز سن رہا ہوتا ہے"۔ فرمایا: "اس کے پاس دو فرشتے آکر اسے بٹھاتے ہیں، اس سے پوچھتے ہیں: تو اس آدمی کے بارے میں کیا کہتا ہے؟" مومن کا جواب ہوتا ہے: "میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے بندے اور رسول ہیں"۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اسے کہا جاتا ہے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانا دیکھ لو، اللہ تعالی نے اس کے بدلے تمہارے لئے جنت میں جگہ عطا کردی ہے"۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ: "وہ آدمی اپنے دو ٹھکانوں کو بیک وقت دیکھ رہا ہوتا ہے"۔ البتہ کافر یا منافق فرشتوں کے جواب میں کہتا ہے: "میں خود تو نہیں جانتا، جو کچھ لوگ کہتے تھے میں کہتا رہا۔ اسے کہا جاتا ہے: نہ تو تجھے علم ہے اور نہ تو نے پیروی کی، پھر زور سے ہتھوڑا اُس کے کانوں کے درمیان مارا جاتا ہے، جنوں اور انسانوں کے علاوہ ہر قریبی چیز اس کی چیخ کو سنتی ہے"۔ [البخاری ۱۳۳۸۔ مسلم ۲۸۷۰]۔

قبر میں جاکر روح کا دوبارہ جسم میں آنے کا معاملہ دنیا میں رہ کر عقل انسانی نہیں سمجھ سکتی، تمام مسلمان اس عقیدے پر متفق ہیں کہ اگر مومن نعمتوں کا مستحق ہو تو قبر میں اُس کو نعمتیں ملتی ہیں، اگر عذاب کا مستحق ہو تو عذاب ملتا ہے بشرطیکہ اللہ تعالی نے اُسے معاف نہ کیا ہو، اللہ تعالی کا فرمان ہے: "صبح وشام انہیں آگ پر پیش کیا جاتا ہے اور قیامت کے دن کہہ دیا جائے گا کہ آل فرعون کو شدید ترین عذاب میں داخل کردو"۔ [غافر:٤٦]

آپ ﷺ فرماتے ہیں: "عذاب قبر سے اللہ تعالی کی پناہ مانگو"۔ [مسلم ۲۸۶۷]۔ عقل سلیم اس حقیقت کا انکار نہیں کرتی، کیونکہ انسان زندگی میں ایسے منظر دیکھ لیتا ہے جس سے یہ بات سمجھ آسکتی ہے۔ سونے والا انسان خواب دیکھ رہا ہوتا ہے کہ اُسے سخت سزا دی جارہی ہے، وہ چیختا ہے، چلاتا ہے، اور بغل میں لیٹے انسان کو اس کی خبر نہیں ہوتی، حالانکہ زندگی اور موت کی حقیقت میں بہت بڑا فرق ہے۔ قبر میں روح اور بدن کو بیک وقت سزا مل رہی ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "آخرت کی منزلوں میں قبر پہلی منزل ہے، اگر یہاں بچ گیا، تو اگلا مرحلہ مزید آسان ہوگا، اگر یہاں نہ بچ سکا تو اگلے مراحل میں مزید مشکلات ہونگی"۔ [ترمذی ۲۲۳۰، علامہ البانی نے حسن کہا ہے صحیح الجامع ح۱۶۷۴]۔ لہذا ہر مسلمان کو چاہیئے کہ کثرت سے عذاب قبر سے پناہ مانگے، بالخصوص نماز سے سلام پھیرنے سے پہلے، اور کوشش کرکے گناہوں سے دور رہے، اور گناہ ہی سب سے بڑا سبب ہے عذاب قبر کا اور عذاب جہنم کا۔

اسے عذاب قبر کا نام دیا گیا ہے، اس لئے کہ لوگوں کی اکثریت کو قبروں میں دفن کیا جاتا ہے، ورنہ جو لوگ پانی میں غرق ہوجائیں، آگ میں جل جائیں، یا درندے کھاجائیں، ان سب کو برزخ میں عذاب ہوتا ہے یا نعمتیں ملتی ہیں۔

عذاب قبر کی بہت ساری شکلیں ہیں، مثلاً ہتھوڑے سے مارنا وغیرہ، یا مثلاً قبر کو اندھیرے سے بھرنا، آگ کا بستر لگانا، آگ کی طرف کھڑکی یا دروازہ کھولنا، اُس کے اعمال کا انسانی شکل میں آنا جس کی شکل انتہائی بدصورت اور بدبو انتہائی پریشان کن، جو کہ اُس کے ساتھ ہی قبر میں بسیرا کرتا ہے، اگر قبر والا کافر یا منافق ہو تو اس کا عذاب مسلسل دیتا ہے، اور اگر قبر والا مومن گناہ گار ہو تو گناہ کے حساب سے عذاب بھی مختلف ہوتا ہے، اور کبھی عذاب ختم ہوجاتا ہے۔

مومن کو قبر میں نعمتیں ہی نعمتیں ملتی ہیں، اس کی قبر کو کھلا کردیا جاتا ہے، نور سے بھر دیا جاتا ہے، جنت کی طرف دروازہ کھول دیا جاتا ہے جہاں سے ٹھنڈی اور خوشبودار ہوا آتی ہے، جنتی بستر لگادیا جاتا ہے، اور اس کا نیک عمل خوبصورت انسان کی شکل میں اس کا ساتھی بن جاتا ہے جس کے ساتھ وہ دل لگائے رکھتا ہے۔